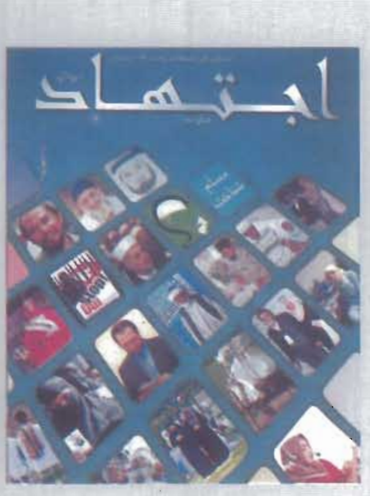

نقد و نظر

مجلّہ اجتہاد بابت ماہ جنوری ۲۰۱۰ء

مولانا محمد صدیق ہزاروی
ممبر
اسلامی نظریاتی کونسل

اسلامی نظریاتی کونسل کی قلمی کاوشوں میں مجلّہ اجتہاد ایک قابلِ قدر کاوش ہے اور چونکہ اس مجلّہ کا تعلق اسلامی نظریاتی کونسل سے ہے اس لیے اس مؤقر ادارے کا فرض بھی ہے اور ملتِ اسلامیہ کی اس سے یہ توقع بھی بجا ہے کہ دورِ حاضر کے تقاضوں اور جدّت پسندی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسلام کی اعلیٰ قدروں کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ایسا محسوس نہ ہو کہ یہ مجلّہ کسی سیکولر ریاست کا ترجمان ہے۔

''اجتہاد'' کا شمارہ نمبر ۶ بابت جنوری ۲۰۱۰ء باصرہ نواز ہوا جس کا مطالعہ کرنے کے بعد چند گزارشات کی ضرورت محسوس ہوئی اس لیے یہ تجویز بطور نقد و نظر پیش کی جا رہی ہے جس کا آئندہ شمارہ (شمارہ ۷) میں شائع ہونا لازمی ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ایک فاضل شخصیت کے مالک ہیں ان کی گفتگو اور تحریر میں علمیت اور معقولیت کی جھلک بہت نمایاں ہوتی ہے۔

اس شمارے میں انہوں نے ''شناخت اور فقہ اسلامی'' کے عنوان سے ایک جامع مضمون تحریر فرمایا جس کا مرکزی موضوع ''تشبہ بالغیر'' ہے۔

اس حوالے سے انہوں نے مختلف مکاتبِ فکر کے جید علماء اور سکالرز کی تحریرات بھی شامل کی ہیں جو اچھی بات ہے۔

ہم ان کے اس مضمون کی افادیت کو مزید اجاگر کرنے کے لیے برصغیر کے عظیم فقیہ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ کے تشبہ سے متعلق جامع فتاویٰ (جو فتاویٰ رضویہ طبع جدید کی جلد ۲۴ کے ص ۵۲۹ تا ۵۵۱ پر پھیلے ہوئے ہیں علاوہ ازیں اسی جلد کے ص ۶۰۸ اور جلد ۲۳ کے ص ۳۲۰ پر بھی بیان موجود ہے) کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں انشاء اللہ اس سے قارئینِ اجتہاد کے علم میں ایک بیش قیمت اضافہ ہو گا سنن ابی داؤد کی حدیث من تشبه بقوم فهو منهم (کتاب اللباس باب لبس الشهرة) کے حوالے سے آپ سے پوچھا گیا کہ کیا دھوتی پہننے سے مسلمانوں کا ہندوؤں سے تشبہ پایا جاتا ہے یا نہیں تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: (خلاصہ)

تشبہ دو وجہ پر ہے: (۱) التزامی (۲) لزومی

التزامی یہ کہ یہ شخص کسی قوم کے طرزِ وضع خاص اسی قصد سے اختیار کرے کہ ان کی سی صورت بنائے ان سے مشابہت حاصل کرے تشبہ حقیقتاً اسی کا نام ہے، فان معنى القصد والتكلف ملحوظ فيه كمالا يخفى (بے شک قصد اور تکلف کا معنیٰ اس میں ملحوظ ہے جیسا کہ مخفی نہیں)۔

اور لزومی یہ ہے کہ اس کا قصد تو مشابہت کا نہیں مگر وہ وضع اس قوم کا شعارِ خاص ہو رہی ہے کہ خواہی نخواہی مشابہت پیدا ہو گی۔

التزامی میں قصد کی تین صورتیں ہیں:

اوّل یہ کہ اس قوم کو محبوب و مرضی (پسندیدہ) جان کر ان سے مشابہت پسند کرے۔ یہ بات اگر مبتدع (بدعتی) کے ساتھ ہو (تو) بدعت اور کفار کے ساتھ معاذ اللہ کفر۔

دوم یہ کہ کسی غرض مقبول کی ضرورت سے اسے اختیار کرے وہاں اس وضع کی شناعت (برائی) اور اس غرض کا موازنہ ہو گا۔ اگر ضرورت غالب ہو تو بقدرِ ضرورت کا وقتِ ضرورت یہ تشبہ کفر کے معنی میں ممنوع بھی نہ ہو گا جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ بعض فتوحات میں رومیوں کے لباس پہن کر بھیس بدل کر کام فرمایا اور اس ذریعہ سے کفار اشرار کی بھاری جماعتوں پر باذن اللہ غلبہ پایا۔

اسی طرح سلطان مرحوم صلاح الدین یوسف انار اللہ تعالیٰ برہانہ کے زمانے میں جبکہ تمام کفارِ یورپ نے سخت شورش مچائی تھی۔ دو عالموں نے پادریوں کی وضع بنا کر دورہ کیا اور اس آتشِ تعصب کو بجھا دیا۔

سوم یہ کہ نہ تو انہیں (کفار کو) اچھا جانتا ہو نہ کوئی ضرورتِ شرعیہ اس پر حاصل ہو بلکہ کسی نفع دنیوی کے لیے یا بطور ہزل واستہزاء اس کا مرتکب ہوا تو حرام و ممنوع ہونے میں شک نہیں۔

اگر وہ وضع ان کفار کا مذہبی و دینی شعار ہے جیسے زنار، قشقہ، چٹیا، چلیپا تو علماء نے اس صورت میں حکمِ کفر فرمایا۔

آپ مزید فرماتے ہیں:

''مگر اس تحقیق کو اس زمان و مکان میں ان کا شعارِ خاص ہونا قطعاً ضروری ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہوں اور ان میں اور ان کے غیر میں مشترک نہ ہو ورنہ لزوم کا کیا محل؟ ہاں وہ بات فی نفسہ شرعاً مذموم ہوگی تو اس وجہ سے ممنوع یا مکروہ رہے گی نہ کہ تشبہ کی راہ سے۔''

مجلّہ اجتہاد کے مہمان مدیر خورشید احمد ندیم ''اداریہ'' میں رقم طراز ہیں: اسی طرح جب بین الاقوامی تعلقات کے میدان میں ''عالمِ اسلام'' اور ''امتِ مسلمہ'' جیسے تصورات کو نمایاں کیا جاتا ہے تو اس سے پیچیدگیاں جنم لیتی ہیں۔ موصوف دبے الفاظ میں بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی اسلامی اور دینی شناخت ختم کر کے سیکولر ذہنیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس موقع پر قرآن وسنت کے دلائل سے مرصع تحریر کی گنجائش نہیں صرف اتنی بات عرض کروں گا کہ امتِ مسلمہ کے کئی لوگوں نے کئی امور میں غیر مسلم کلچر کو اپنانے کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے اور اس پر وہ فخر کا اظہار بھی کرتے ہیں صرف ایک ٹائٹل باقی تھا۔ خورشید احمد ندیم (چاہے ان کی نیت کتنی ہی اچھی ہی کیوں نہ ہوں) امتِ مسلمہ سے وہ ٹائٹل بھی ہٹانا چاہتے ہیں تا کہ باقی ماندہ ساکھ بھی ختم ہو جائے کم از کم اسلامی نظریاتی کونسل کے ترجمان مجلّہ کو اس سیکولر فکر کی ترجمانی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر جاوید اقبال ایک بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ ان کے خیالات کے حوالے سے پورے ملک میں گفتگو ہو رہی ہے کہ ان کی فکر اور سوچ ان کے عظیم والد کے خیالات کی عکاس نہیں ہے۔ وہ اگر اپنے والد گرامی کا شعر پیشِ نظر رکھ لیں تو بات بن سکتی ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ ونجف

ہماری گذارش یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا ''اجتہاد'' سیکولر ذہن کی نہیں اسلامی ذہن کی عکاسی کا فریضہ انجام دے۔

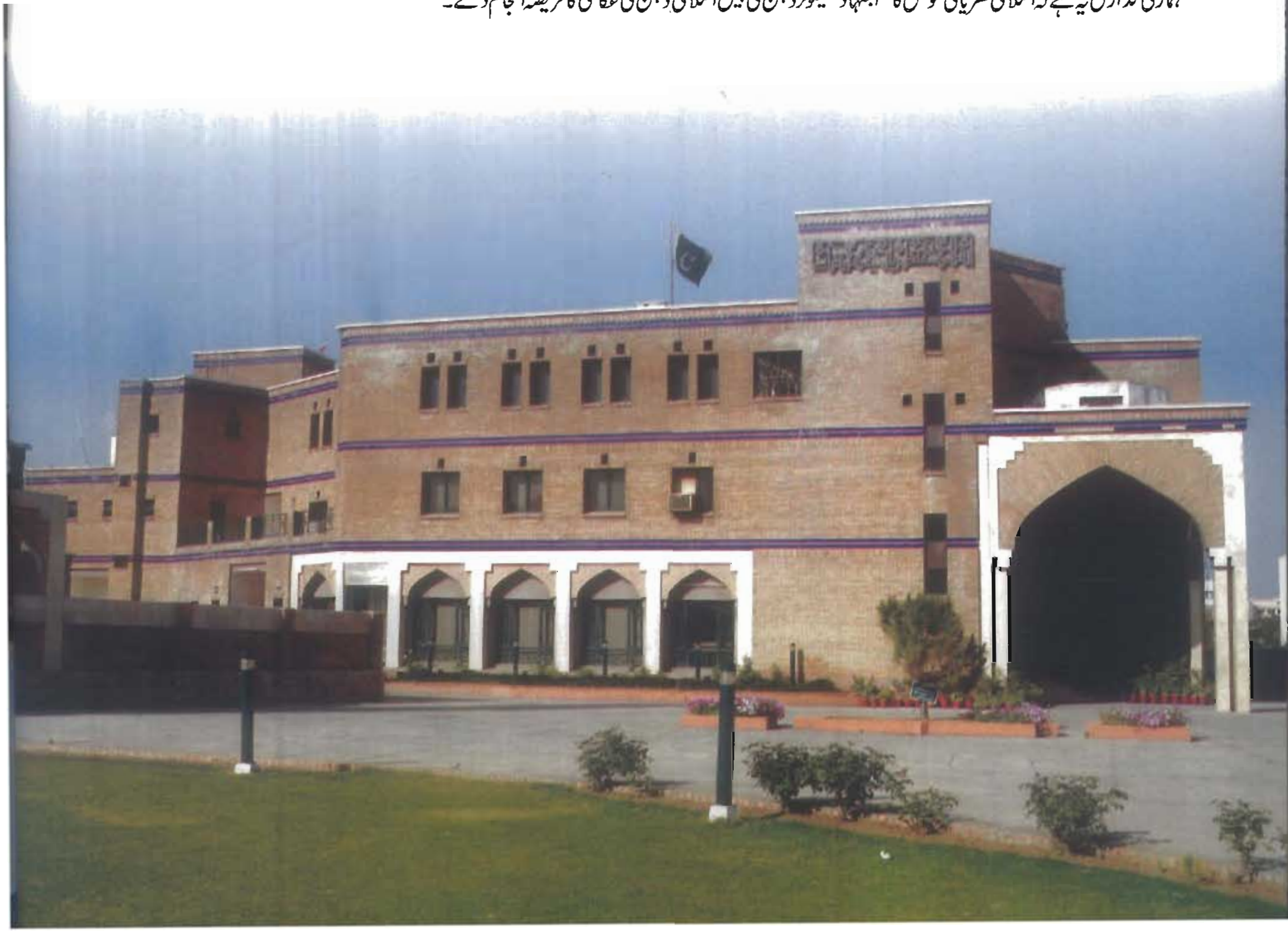

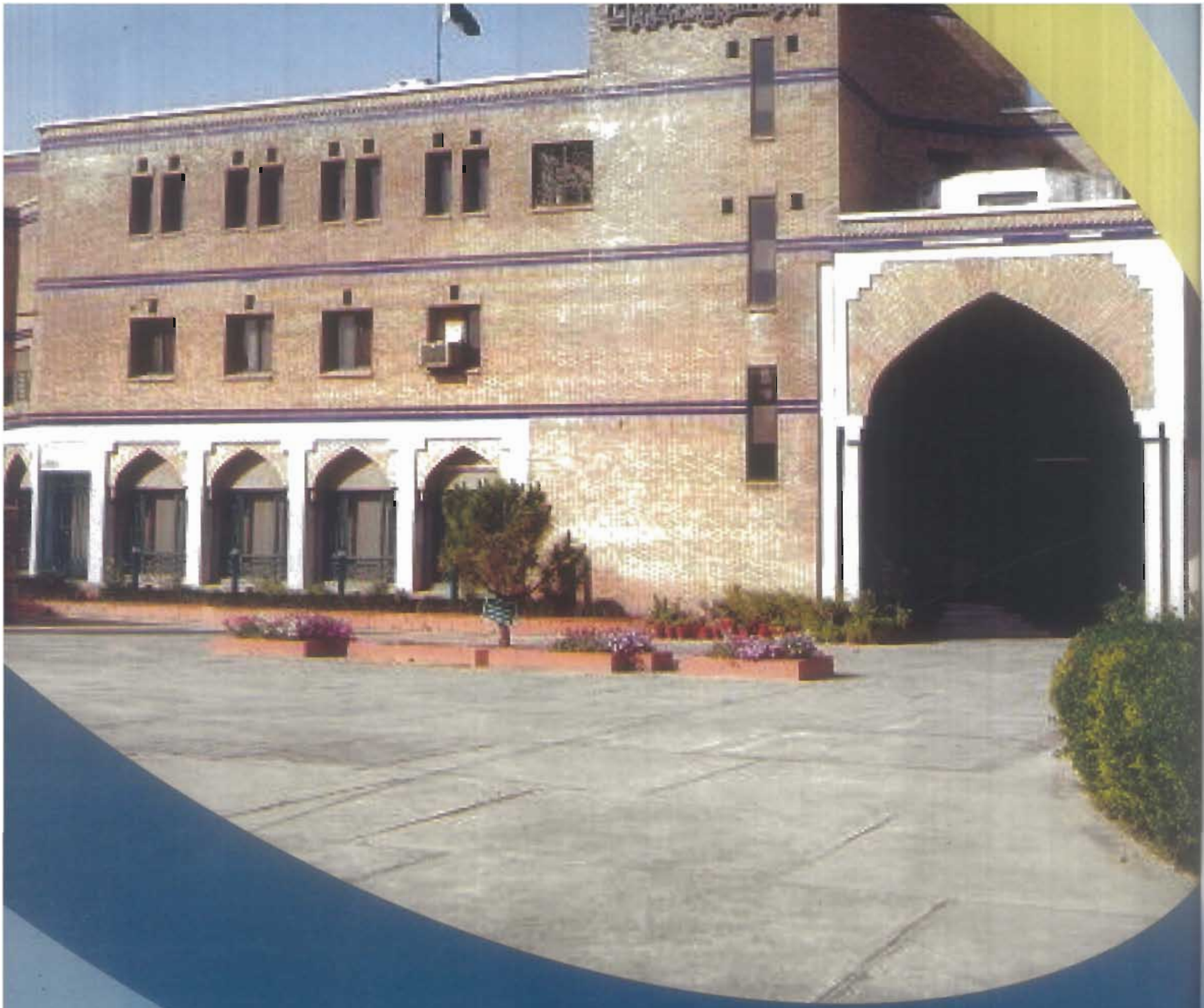

سفارشات و سرگرمیان